-1

39

Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

سوال نمبر 2:

(جواب)

تعارف:

[illegible] اسلام کا سب سے [illegible] عقیدہ
توحید ہے۔ لفظ "عقیدہ" "عقد" سے نکلا ہے جس کے
معنی گرہ لگانے کے ہیں۔ عقیدہ توحید سے مراد خدا
کے ایک ہونے کو تسلیم کرنا ہے۔
ایک آیت میں اللہ پاک فرماتے ہیں
"(کائنات اور اس کی ہر چیز) اس اللہ کی صفت
ہے جس نے ہر شے کو مضبوط نظام پر قائم کیا۔ (النمل-88)

اسلام کا تصور توحید:

اسلام کا تصور توحید سورۃ اخلاص میں پوشیدہ
ہے۔ [illegible] انسان کو [illegible]
[illegible]
"آپ فرما دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ سب سے
بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ پیدا
کیا گیا [illegible] ہمسر ہے"

~ اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا

عقیدۂ توحید کے مومنوں کی انفرادی زندگی پر اثرات

1- آزادی اور حریت :

عقیدۂ توحید مومنوں کو آزادی و حریت کا وہ مقام عطا کرتا ہے جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق ہے۔

2- محبت الٰہی :

عقیدۂ توحید انسان کو خدا کی ~~قربت~~ قربت عطا کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔" (النور : 37)

3- وسعت نظر :

عقیدۂ توحید نہ صرف ظاہری آنکھ بلکہ انسان کی قلبی آنکھ کو بھی کھول دیتا ہے۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں

4- عزت نفس :

عقیدۂ توحید مومنوں کو پستی سے اٹھا کر خودی اور عزت نفس کی بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے۔ عزت نفس کی بدولت انسان مندرجہ ذیل تمام منزلوں کو طے کر کے خدا کی حقیقت کو پا لیتا ہے۔

- اطاعتِ الٰہی
- ضبطِ نفس
- نیابتِ الٰہی

خودی کیا ہے؟ رازِ درونِ حیات
خودی کیا ہے؟ بیداریٔ کائنات

5- عاجزی:
عقیدۂ توحید مومنوں میں عجز و انکساری کو اجاگر کرتا ہے۔

جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کر ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

6- صبر و توکل:
عقیدۂ توحید انسان کے اندر تمام مشکلات کے سامنے ڈٹے جانے کا حوصلہ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خدا پر یقین کو بھی بڑھاتا ہے۔
سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 122 میں ہے:

"اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے"۔

7- شجاعت:
عقیدۂ توحید مومنوں کو نڈر اور باطل قوتوں سے ٹکرا جانے والا بنا دیتا ہے۔

جیسے کہ علامہ اقبال نڈر مومنوں کی دلوں تصویر کشی کرتے ہیں:

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے
تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے
تیغ کیا چیز ہے ہم توپ سے لڑ جاتے تھے

8- حسنِ اخلاق:

عقیدہ توحید سے مومنوں کے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ دوسروں کے حقوق کی عزت کرنے لگتا ہے۔

عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات

1- معاشرے میں عدل کا فروغ:

عقیدہ توحید کی وجہ سے معاشرے سے ناانصافی مٹتی ہے۔

ایک آیت میں بھی ہے کہ:

خدا عدل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

2- بدامنی کا خاتمہ:

اسلامی اصولوں کا فروغ اور خوفِ خدا کی بدولت معاشرے سے ہر طرح کی بدامنی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

3- مساوات:

جب عقیدہ توحید لوگوں میں پروان چڑھے گا تو ساتھ ہی معاشرے میں مساوات کا فروغ ہو گا۔

4- احساسِ ذمہ داری:

عقیدۂ توحید انسان کے دل میں خدا کی محبت اور خوف پیدا کرتا ہے جس کی بدولت معاشرے کے ہر فرد میں احساسِ ذمہ داری کے ساتھ ساتھ دوسروں سے ہمدردی کا جذبہ بھی فروغ پاتا ہے۔

حاصلِ بحث:

عقیدۂ توحید ایک ایسی قوت ہے جو انسان کو نہ کسی کے سامنے جھکنے دیتی ہے اور نہ ہی ~~وہ~~ انسان کسی بھی شے سے خائف ہوتا ہے۔ وہ صرف خدا سے ڈرتا ہے۔ یوں عقیدۂ توحید مومن کی نہ صرف انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی کو بھی نکھار دیتا ہے۔

اقبال کہتے ہیں:

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں

سوال نمبر 3

(جواب)

تعارف:

اسلام انسانی حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور انسانی وقار کا احترام کرتا ہے۔ اسلام نے جو حقوق و فرائض متعین کئے ہیں وہ انسانوں کے بنیادی حقوق پورے کر کے ایک خوشحال معاشرے کی ضمانت دیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل میں بحث کی جائے گی کہ کس طرح اسلام **احترام آدمیت** کے ذریعے انسانی حقوق کا علمبردار ہے اور انسانی وقار کو یقینی بناتا ہے۔

قرآن پاک کی روشنی میں احترام آدمیت:

قرآن حکیم کی سورت بنی اسرائیل کی آیت نمبر 70 میں ارشاد ربانی ہے:

"اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری میں (مختلف سواریوں) پر سوار کیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں اکثر مخلوقات پر جنہیں ہم نے پیدا کیا فضیلت دے کر برتر بنا دیا۔"

سورۃ التین میں بلا رنگ و مذہب اور جنس کے امتیاز کے اللہ نے بنی نوع انسان کے بارے میں

فرمایا:
"ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت پر بنایا۔"

احادیث کی روشنی میں احترامِ آدمیت:

آپؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں یوں فرمایا:
کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔

~~ایک اور جگہ~~ آپؐ نے مزید فرمایا:
تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔

اس طرح اسلام نے تمام قسم کے امتیازات کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور تاریخ میں پہلی مرتبہ تمام انسانوں کو ایک دوسرے کا ہم پلہ قرار دیا گیا۔

بقول اقبال:

عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے

آپؐ کی پوری زندگی اس بات کا کامل نمونہ تھا کہ انسانی حقوق اور وقار ~~[illegible]~~ کی حفاظت اسلام کا ایک بنیادی عنصر ہے۔

اسلام اور انسانی حقوق:

1- انسانی جان کی حرمت:

اسلام ہر شخص کو بلا امتیاز جان کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔
قرآن پاک میں ہے:
"اور خدائے رحمان کے مقبول بندے کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے بغیر حق مارنا اللہ نے حرام فرمایا ہے۔" (الفرقان: 68)

2- خودکشی کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جو اپنے آپ کو پہاڑ سے گر کر ہلاک کرے وہ دوزخ میں جائے گا اور ہمیشہ اس میں گرتا رہے گا۔ جو زہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کرے گا تو وہ زہر دوزخ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے دوزخ میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ اس میں رہے گا۔"

3- مردہ انسان کی حرمت:

اسلام تکریمِ انسانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ حتیٰ کہ انتقال کے بعد بھی وہ انسان کی حرمت کو محفوظ رکھتا ہے۔
حضرت انسؓ سے روایت ہے:
ایک موقع پر ایک یہودی کا جنازہ گزر رہا تھا تو آپؐ اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔

صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو یہودی ہے تو
آپ نے فرمایا کیا یہ انسان نہیں ہے؟
اسی اسی طرح لاش کو دیکھ کر دفنانا بھی
جماعت ہے۔ حتیٰ کہ میدان جنگ میں بھی لاش
کی بے حرمتی سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

4- انسانی عزت کی حرمت:

اسلام ہر شخص کو بلا تفریق مذہب انسانی بنیادوں
پر عزت عطا کرتا ہے۔
ارشاد ربانی ہے:
"اے ایمان والو! ایک جماعت دوسری
جماعت کا مذاق نہ اڑایا کرے ممکن ہے کہ وہ (جس
کا مذاق اڑا رہے ہیں) ان سے بہتر ہو"
آپ کا ارشاد ہے:
"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ
سے مسلمان ایذا نہ پائیں"

آدم کی کسی روپ میں تحقیر نہ کرنا
پھرتا ہے زمانے میں خدا بھیس بدل کر

5- مریض کا احترام

اسلام مریض کو خاص مقام عطا کرتے
ہوئے اس کی عیادت کو بھی عبادت
قرار دیتا ہے۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت
کرتا ہے تو لوٹنے تک گویا وہ جنت کے باغات
میں رہتا ہے۔"

تقابل:

جو حقوق و فرائض اسلام آج سے چودہ سو سال پہلے متعین کر گیا تھا، جدید دور میں جو چارٹر بنائے جا رہے ہیں ان میں بھی وہی شامل کیے جا رہے ہیں۔ اسلام نے احترام آدمیت کا جو معیار اتنے سال قبل رکھ دیا تھا آج جدید دور بھی اسی معیار کی طرف رواں دواں نظر آتا ہے۔

یعنی کہ جو ادارے اب چارٹر بنا رہے ہیں وہ کچھ بھی **نیا نہیں ہے**، یہ سب کچھ اسلام بہت سال پہلے ہی کہہ گیا تھا۔

مثلاً دوسری جنگِ عظیم کے بعد یو۔این (UN) نے جن انسانی حقوق کا پرچار کیا وہ سب اسلام میں پہلے سے موجود تھے۔ انسانی جان و مال، وقار اور عزت کا تحفظ اسلام انسانوں کو بہت سال پہلے دے چکا ہے۔

اسی طرح **یورپ** میں عورتوں کے حقوق کی جو لہر جدید دور میں اٹھتی رہی ہے

ان کا پرچار بھی اسلام بہت پہلے کر چکا ہے۔ اسلام ایک ایسا ترقی یافتہ دین ہے جو **عورتوں** کو بھی پورے پورے حقوق عطا کرتا ہے۔

(سورۃ البقرہ: 228)

"اور دستور کے مطابق عورتوں کے مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر۔"

خلاصۂ بحث:

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اور مغرب دونوں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کو اہمیت دیتے ہیں تاہم ان کے زاویہ نظر میں فرق ہے۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ **اللہ** کو سمجھا جاتا ہے اور انسان کو اس کے نائب کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے برعکس مغرب کی سیکولر جمہوری ریاستوں میں **عوام** کو سرچشمہ اقتدار سمجھا جاتا ہے۔

اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھے بغیر کسی معاشرے میں اعتدال، خوشحالی اور ترقی ممکن نہیں ہوسکتی۔ اسی لیے **اقبال** بھی نوجوانوں کے لیے کہہ گئے:

اپنے پروانوں کو پھر ذوقِ خود افروزی دے
برقِ دیرینہ کو فرمانِ جگر سوزی دے

سوال نمبر 6

(جواب)

زکوۃ کے لغوی معنی:

زکوۃ کے لغوی معنی "پاک ہونا" اور "کسی چیز کا بڑھنا" کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

نصاب کے مطابق جس مال پر ایک سال گزر گیا ہو اس مال میں سے چالیسواں حصہ کسی مستحق کو اللہ کی رضا کے لیے دینا۔

زکوۃ کے مصارف:

زکوۃ کے مصارف سورۃ توبہ کی آیت نمبر 60 میں بیان کیے گئے ہیں:

"بے شک صدقات (زکوۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور اُن کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے"۔

زکوٰۃ کے ذریعے تزکیہ اور ایک برابری پر مبنی معاشرے کی تشکیل:

1- دولت کی منصفانہ تقسیم:

اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد سود کے خاتمے اور نظامِ زکوٰۃ و عشر کے نفاذ پر ہے۔

بقول پروفیسر عبدالحمید:

"زکوٰۃ میں دولت کی تقسیم نو کا خود کار نظام پایا جاتا ہے"۔

2- افراطِ زر کا خاتمہ:

زکوٰۃ کے ذریعے افراطِ زر (inflation) کا خاتمہ ہوتا ہے۔

3- سرمایہ کاری میں اضافہ:

زکوٰۃ کے ذریعے ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ اور سرمائے کی گردش عمل میں آتی ہے جس کی وجہ سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

4- معاشی ترقی:

زکوٰۃ کے نظام کا اگر صحیح طریقے سے نفاذ عمل میں لایا جائے تو معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ ریاستِ مدینہ اور صحابہ کرام کا دور اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

5- بخل کی صفت کا زائل ہونا:

زکوۃ سے انسان کے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے اور وہ بخل جیسی بیماری سے چھٹکارا پا لیتا ہے۔

"اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے سو وہی کامیاب لوگ ہیں"۔ (الحشر:9)

6- باہمی اخوت کا فروغ:

زکوۃ سے احساس اور باہمی محبت پروان چڑھتی ہے۔

پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

7- اطمینانِ قلب کا حصول:

زکوۃ سے مادیت پرستی ختم ہوتی ہے۔ انسان کا دل تمام آلائشوں سے پاک ہو کر سکون محسوس کرتا ہے۔

8- اطاعتِ الہٰی:

زکوۃ سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور انسان میں اطاعتِ الہٰی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

اللہ پاک کا ارشاد ہے:

"بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے رہے ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"۔

خلاصۂ بحث:

ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کو امیروں سے اکٹھا کیا جائے اور غریبوں میں تقسیم کیا جائے۔ آج دنیا جس معاشی ابتری کا شکار ہے اس کی بڑی وجہ سودی معیشت، بیرونی قرضے سرمایہ دارانہ نظام وغیرہ ہے۔ زکوٰۃ کا اجتماعی نظام سے ان تمام برائیوں سے چھٹکارے کے ساتھ ساتھ تزکیۂ نفس اور مساوات پر مبنی معاشرہ بھی وجود میں آئے گا۔

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

سوال نمبر 4

(جواب)

انتہاپسندی کا مفہوم:

انتہاپسندی کے لیے عربی زبان میں لفظ "غلو" مستعمل ہے۔

امام القرابی کے بقول:

"کسی معاملہ میں حد سے گزر جانا غلو (انتہاپسندی) کہلاتا ہے۔"

انگریزی زبان میں اس کے لیے Extremism کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

خیالات یا اقدامات میں انسانی حقوق کو پامال کرتے ہوئے آخری حد تک جانے کی حالت کو انتہا پسندی کہتے ہیں۔

قرآن پاک میں انتہا پسندی کی ممانعت:

اللہ کا ارشاد ہے:

"کہہ دیجیے! اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی مت کرو۔"
(المائدہ: 77)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"اور تم دین میں سختی سے بچنا کیونکہ تم سے قبل امتیں دین میں غلو (انتہا پسندی) اختیار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔"

مسلم دنیا میں انتہا پسندی کے اسباب

1- فرقہ واریت:

اس وقت مسلم دنیا میں مذہبی انتہا پسندی کی سب سے بڑی وجہ فرقہ واریت ہے۔ ہر جماعت اپنی شناخت اور انفرادیت کے لیے دوسروں سے ممتاز ہونا چاہتی ہے اور خود کو حق پر سمجھتی ہے اور دوسروں کو راہِ راست سے بھٹکا ہوا تصور کرتی ہے۔

"اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔"

2- عدم برداشت:

اس وقت مسلم دنیا میں عدم برداشت تیزی سے پھیل رہی ہے جس کی وجہ سے رواداری کا جذبہ ماند پڑتا جا رہا ہے۔ اسلام میں تو رواداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت خالد بن ولید نے عراق میں اہل حیرہ سے صلح کے بعد یہ معاہدہ لکھا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہدایات کی روشنی میں لکھا:
"ان کے کلیسے اور گرجے نہ گرائے جائیں، نہ ان کے محلات میں سے کوئی ایسا محل گرایا جائے جس میں وہ دشمنوں کے حملہ آور ہونے کی صورت میں قلعہ بند ہو کر اپنا بچاؤ کرتے ہیں اور نہ انہیں ناقوس اور گھنٹیاں بجانے سے روکا جائے اور نہ ہی ان کے یوم عید پر صلیب نکالنے سے روکا جائے۔"

بقول اقبال:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

3- بنیادی حقوق یا وسائل کا فقدان:

بنیادی حقوق و وسائل کا فقدان بھی انسانوں میں انتہا پسندی کو فروغ دیتا ہے۔ اگر معاشرے کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں نہیں چلایا جائے گا تو انتہا پسندی عام ہو جائے گی کیونکہ لوگوں کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا جائے گا۔ اس کی بہترین مثال بلوچستان کی BLA ایجنسی اور عراق میں Hezbollah کی جماعت ہے۔

انتہا پسندی کا حل

- بنیادی اور دینی تعلیم کو عام کیا جاتا۔
- انصاف اور عدل کو معاشرے میں پروان چڑھایا جائے۔
- دینی تعلیم کا بندوبست سرکاری یونیورسٹیوں اور سکولوں میں ہو۔
- سوشل میڈیا کے ذریعے مثبت سوچ پھیلائی جائے
- معاشرے میں مساوات اور احترامِ آدمیت کو فروغ دیا جاتا۔
- انتہا پسند جماعتوں سے گفت و شنید کے ذریعے معاملات سلجھائے جائیں
- اقلیتوں کو بھی ان کے حقوق دیے جائیں۔

خلاصۂ بحث

انتہا پسندی ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اس کا سدِباب تبھی ممکن ہے جب اس کی اصل وجوہات کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا۔ انتہا پسندی کے ذریعے اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مسلم دنیا کو چاہیے کہ وہ اسلام کی بنیادی اصولوں اور ریاستِ مدینہ کو سامنے نمونہ بنا کر رکھتے ہوئے اس مسئلے کے حل کے لیے راہیں ہموار کرے۔ یہ ~~ایک~~ سب مسلم دنیا کی اجتماعی کوشش کی بدولت ہی ممکن ہے۔

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ رکھے منتظرِ فردا ہو